50629 - ايك لڑكى سے شادى كرنے كى نذر مانى اور پھر نذر پورى نہ كر سكا

سوال

ميں نے اللہ تعالى كے ليے نذر مانى كہ ميں اس لڑكى كے علاوہ كسى اور سے شادى نہيں كرونگا، اور اگر اس كے علاوہ كسى اور سے شادى كى تو تين ماہ كے روزے ركھوں گا، اور پھر ميں يہ نذر پورى نہ كر سكا، اور نہ ہى ميرے پاس ہر روز فقراء كو دينے كے ليے رقم ہے، اس كا حل كيا ہے، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

مسلمان كو نذر ماننے سے اجتناب كرنا چاہيے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمايا ہے.

ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے نذر ماننے سے منع كيا اور فرمايا:

" يہ كسى چيز كو واپس نہيں لاتى، بلكہ يہ تو بخيل سے نكالنے كا ايك بہانہ ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (6608) صحيح مسلم حديث نمبر (1639)

مزيد تفصيل كے ليے سوال نمبر (32724) اور (36800) كے جوابات كا ضرورى مطالعہ كريں.

دوم:

علماء رحمہم اللہ تعالى نے بيان كيا ہے كہ نذر كى كئى ايك قسميں ہيں: ان ميں ايك نذر تو يہ ہے جس سے قسم مراد لى جاتى ہے، اور وہ نذر يہ ہے كہ اس سے كسى فعل كو كرنے يا كسى چيز سے اجتناب كرنے پر ابھارنا مقصود ہوتا ہے.

اس نذر كو پورا نہ كيا جائے تو اس كا حكم يہ ہے كہ يا تو نذر مانى گئى چيز كو پورا كرے اور يا قسم كا كفارہ ادا كرے، يعنى دونوں ميں سے كوئى ايك اختيار كر سكتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى " المغنى " ميں كہتے ہيں:

" جب نذر قسم کے طور پر ہو، وہ اس طرح کہ اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو کسی چیز سے منع کرے، یا کسی چیز پر ابھارے: مثلا وہ یہ کہے کہ: اگر میں نے زید سے کلام کی تو مجھ پر اللہ کے لیے حج، یا مال کا صدقہ، یا ایک برس کے روزے، تو یہ قسم کے زمرے میں آتا ہے.

اور اس کا حکم یہ ہے کہ اسے اختیار ہے کہ اس نے جس پر قسم کھائی ہے اسے پورا کرے تو اس کے ذمہ کچھ لازم نہیں آئے گا، اور یا پھر قسم توڑ دے اور جس کی نذر مانی ہے وہ کر لے، یا قسم کا کفارہ ادا کردے، اور اسے جھگڑالو اور غضب کی نذر کا نام دیا جاتا ہے، اور اس پر اس کا پورا کرنا متعین نہیں ہوتا..

یہ عمر، ابن عباس اور ابن عمر، عائشہ، حفصہ زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا بھی یہی کہنا ہے. اھـ مختصرا

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (13 / 461).

اور جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ آپ کی نذر یہ تھی کہ اگر اس لڑکی سے شادی نہ کی تو تین ماہ کے روزے رکھوں گا، یہ بھی اسی قسم کی نذر ہے کیونکہ آپ اس سے اپنے آپ کو اس لڑکی کے ساتھ شادی کرنے پر ابھار رہے تھے اور قسم کا معنی بھی یہی ہے.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (45889) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور قسم کا کفارہ مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں مذکور ہے:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تمہارا مؤاخذہ نہیں کرتا، لیکن اس پر مؤاخذہ فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مضبوط کردو، اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھروالوں کو کھلاتے ہو یا ان کو لباس دینا، یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا، ہے، اور جو کوئی نہ پائے تو وہ تین دن کے روزے رکھے، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا لو، اور اپنی قسموں کا خیال رکھو! اسی طرح اللہ تعالی تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تا کہ تم شکر کرو المآئدۃ (89).

اس کی مزید تفصیل جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (45676) کے جواب کا مطالعہ کریں.

جواب کا خلاصہ:

اگر آپ اس لڑکی سے شادی کرلیں تو آپ پر کچھ لازم نہیں آتا، اور اگر نہ کریں تو پھر آپ کو اختیار ہے کہ اپنی نذر

پوری کرتے ہوئے تین ماہ کے روزے رکھیں یا پھر قسم کا کفارہ ادا کر دیں.

واللہ اعلم .